احمدی احباب کی تعلیم، تربیت کے لئے

خطبہ نمبر 52

منگل 30 دسمبر 2003ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 30 دسمبر 2003ء، 6 ذیقعد 1424 ہجری - 30 فتح 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 295

حسن ظن کا نمونہ

حضرت عتبان بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ۔

حضور ﷺ کی مجلس میں ایک شخص نے پوچھا مالک کہاں ہے دوسرے نے جواب دیا کہ وہ تو منافق ہے اللہ اور رسول سے محبت نہیں کرتا اس پر حضورؐ نے فرمایا ایسا مت کہو کیا تم دیکھتے نہیں کہ وہ رضائے الٰہی کے لئے لا الہ الا اللہ کا اقرار کرتا ہے۔ اس شخص نے پھر کہا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم تو اس کی محبت اور مجلس منافقین کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا جو شخص لا الہ الا اللہ رضائے الٰہی کے لئے کہتا ہے اللہ اس پر آگ کو حرام قرار دیتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعہ باب صلوۃ النوافل حدیث نمبر 1113)

بدظنی، تجسس اور غیبت کی عادات چھوڑنے کے بارے میں پر معارف خطاب

بدظنی سے تجسس اور تجسس سے غیبت کی عادت پیدا ہوتی ہے

چغلی کی عادت سے اجتناب کیلئے ذیلی تنظیموں کو ٹھوس لائحہ عمل تجویز کرنا چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 26۔ دسمبر 2003ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 26 دسمبر 2003ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے اپنے خطبہ میں بدظنی، تجسس اور غیبت کی عادت سے اجتناب کرنے کے بارہ میں احباب کو نصائح کیں۔ اس مضمون کی تشریح میں آیت قرآنی، احادیث نبویہ ارشادات حضرت مسیح موعود بھی بیان فرمائے۔ حضور ایدہ اللہ کا یہ خطبہ ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا اور متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر ہوا۔

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ الحجرات آیت 13 کی تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ ہے: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ظن سے بکثرت اجتناب کیا کرو۔ یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں اور تجسس نہ کیا کرو۔ اور تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ پس تم اس سے سخت کراہت کرتے ہو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمارے معاشرے میں بعض برائیاں ایسی ہیں جو بظاہر چھوٹی نظر آتی ہیں لیکن معاشرے پر ان کے اثرات بہت برے پڑتے ہیں اور وہ برائیاں معاشرے میں فساد برپا کر دیتی ہیں۔ انہی برائیوں میں بدظنی، تجسس اور غیبت کی عادت بھی ہے۔ غیبت کو مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف قرار دیا گیا ہے کوئی ظالم سے ظالم شخص بھی یہ پسند نہیں کرتا کہ وہ مردہ بھائی کا گوشت کھائے بلکہ اس تصور سے ہی کراہت آتی ہے لیکن اس کے بالمقابل حساس طبیعتوں کے مالک لوگ بھی مجلسوں میں بیٹھ کر چغلیاں اور غیبتیں کر رہے ہوتے ہیں۔

سوءظن سے تجسس کی عادت پیدا ہوتی ہے اور پھر تجسس غیبت پر مائل کرتا ہے کیونکہ جس کے بارہ میں سوءظن ہو جائے انسان پھر اس کے عیب تلاش کرنے میں لگا رہتا ہے۔ گویا اپنی بدظنی کو پورا کرنے کیلئے تجسس کرتا ہے اور پھر غیبت کرتا ہے۔ اس عادت سے خاص طور پر نوجوانوں اور بچوں کو اطفال اور خدام کی سطح پر اس برائی سے بچانا ہے۔ عورتوں میں یہ بیماری بہت زیادہ ہے۔ خاص طور پر دیہاتی عورتوں اور فارغ رہنے والی خواتین میں یہ برائی زیادہ ہے۔ ذیلی تنظیموں خاص طور پر لجنہ کو مؤثر لائحہ عمل اس برائی کے خاتمہ کیلئے تجویز کرنا چاہئے۔

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ جو شخص طعن و تشنیع کرتا اور دوسرے کے عیب تلاش کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کے عیب ظاہر کر کے اسے رسوا کرتا ہے۔ ایسا شخص جنت میں نہیں جائے گا۔ حاسد اور چغل خور کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ بدظنی سے بچو کیونکہ یہ سخت جھوٹ ہے۔ عیب کی ٹوہ میں نہ رہو۔ لوگوں کو اپنے بھائی کی آنکھ میں تنکا نظر آتا ہے لیکن اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا۔ چغلی کرنا اور سننا دونوں منع ہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں خیانت نہ کرو۔ گلہ نہ کیا کرو۔ بعض گناہ باریک ہوتے ہیں انسان ان میں مبتلا ہو جاتا ہے مثلاً گلہ شکوہ کرنے کی عادت ہے۔ قرآن نے اسے برا قرار دیا ہے۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ کسی کا عیب دیکھ کر اس کیلئے دعا کرے۔ کمزور کی غیبت کی بجائے اصلاح احوال کی کوشش کریں۔ کسی کو کمزور پاویں تو خفیہ نصیحت کریں یا دعا کریں۔ عجلت میں کسی کو ترک نہ کر دیں۔ اسے نصیحت کریں اور چالیس دن تک رو رو کر دعائیں کریں دعا میں بہت تاثیر ہے۔ تہمت لگانے والا میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آخر پر حضور نے فرمایا آج سے قادیان میں جلسہ شروع ہو رہا ہے اس کی کامیابی کیلئے دعا کریں۔

مجلس عاملہ انصار پاکستان 2004ء

☆ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 1383 ہش / 2004ء کے لئے مندرجہ ذیل اراکین خصوصی و مجلس عاملہ انصاراللہ پاکستان کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو احسن رنگ میں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اراکین خصوصی:۔

1۔ مکرم و محترم مرزا عبدالحق صاحب
2۔ مکرم محترم چوہدری حمید اللہ صاحب
3۔ مکرم و محترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب
4۔ مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب
5۔ مکرم و محترم چوہدری شبیر احمد صاحب

مجلس عاملہ

1۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نائب صدر اول
2۔ مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر اور قائد تعلیم
3۔ مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب نائب صدر صف دوم
4۔ مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب قائد عمومی
5۔ مکرم محمد اعظیم اکسیر صاحب قائد اصلاح وارشاد
6۔ مکرم مبارک احمد طاہر صاحب قائد تربیت
7۔ مکرم کیپٹن (ر) شمیم احمد خالد صاحب قائد تربیت نو مبائعین
8۔ مکرم منیر احمد بسمل صاحب قائد تعلیم القرآن و وقف عارضی
9۔ مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب قائد اشاعت
10۔ مکرم سید قاسم احمد شاہ صاحب قائد تجنید

باقی صفحہ 7 پر

درخواست دعا

☆ مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب تحریر کرتے ہیں کہ میری خالہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ابن حضرت مصلح موعود (والدہ صاحب ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب) چند روز سے بہت زیادہ بیمار ہیں۔ یکدم بلڈ پریشر زیادہ ہونے سے دماغ کا کچھ متاثر ہوا ہے جس کی وجہ سے بیہوشی طاری ہے۔ 27-28 دسمبر کی درمیانی رات کو طبیعت زیادہ خراب ہو گئی تھی پھر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور طبیعت خدا کے فضل سے بہتر ہو گئی لیکن بیہوشی کی کیفیت تا حال ہے اور ابھی صحت کے متعلق نہایت تشویش ہے۔ احباب جماعت سے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

خطبہ جمعہ

دین کو دنیا پر مقدم کئے بغیر ایمان قائم نہیں رہ سکتا۔ کامل فرمانبرداری اصل دین ہے

کبریائی اللہ کی چادر ہے۔ شرک کے بعد تکبر جیسی کوئی بلا نہیں

(شرائط بیعت حضرت مسیح موعود کے مضمون کا پر معارف اور روح پرور بیان)

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 29 راگست 2003ء مطابق 29 ظہور 1382 ہجری شمسی بمقام شیورٹ ہالے، فرینکفرٹ (جرمنی)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور نے فرمایا کہ جلسہ کی آخری تقریر میں میں شرائط بیعت کے متعلق بیان کر رہا تھا تو وقت کی وجہ سے ساری بیان نہیں کی گئیں۔ چھ شرائط اب تک بیان ہو چکی ہیں اور اب دو میں نے آج کے لئے لی ہیں۔ شرط ہفتم۔ ساتویں شرط یہ ہے: یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

شیطان کیونکہ تکبر دکھانے کے بعد سے ابتداء سے یہ فیصلہ کر چکا تھا کہ میں اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگاؤں گا اور عباد الرحمٰن نہیں بننے دوں گا اور مختلف طریقوں سے اس طرح انسان کو اپنے جال میں پھنساؤں گا کہ اس سے نیکیاں سرزد اگر ہو بھی جائیں تو وہ اپنی طبیعت کے مطابق ان پر گھمنڈ کرنے لگے اور یہ نخوت اور یہ گھمنڈ اس کو یعنی انسان کو آہستہ آہستہ تکبر کی طرف لے جائے گا۔ یہ تکبر آخر کار اس کو اس نیکی کے ثواب سے محروم کر دے گا۔ تو کیونکہ شیطان نے پہلے دن سے ہی یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ انسان کو راہ راست سے بھٹکائے گا اور اس نے خود بھی تکبر کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ کے حکم کا انکار کیا تھا اس لئے یہی وہ حربہ ہے جو شیطان مختلف حیلوں بہانوں سے انسان پر آزماتا ہے اور سوائے عباد الرحمٰن کے کہ وہ عموماً اس ذریعہ سے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہوتے ہیں، عبادت گزار ہوتے ہیں، بچتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ عموماً تکبر کا ہی یہ ذریعہ ہے جس کے ذریعہ شیطان انسان کو اپنی گرفت میں لے لینے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ تو یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو معمولی نہیں سمجھنا چاہئے۔ کہ یہ ہم نے بیعت کرتے ہوئے یہ شرط تسلیم کر لی کہ تکبر نہیں کریں گے، نخوت نہیں کریں گے، بکلی چھوڑ دیں گے۔ یہ اتنا آسان کام نہیں ہے۔ اس کی مختلف قسمیں ہیں، مختلف ذریعوں سے انسانی زندگی پر شیطان حملہ کرتا رہتا ہے۔ بہت خوف کا مقام ہے۔ اصل میں تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہو تو اس سے بچا جا سکتا ہے لیکن حضرت مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے اس ساتویں شرط میں ایک راستہ رکھ دیا۔ فرمایا کیونکہ تم تکبر کی عادت کو چھوڑ دو گے تو جو خلا پیدا ہو گا اس کو اگر عاجزی اور فروتنی سے پر نہ کیا تو تکبر پھر حملہ کرے گا۔ اس لئے عاجزی کو اپناؤ کیونکہ یہی راہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ آپ نے خود بھی اس عاجزی کو اس انتہاء تک پہنچا دیا جس کی کوئی مثال نہیں تبھی تو اللہ تعالیٰ نے خوش ہو کر آپ کو الہاماً فرمایا کہ تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں۔ تو ہمیں جو آپ کی بیعت کے دعویدار ہیں، آپ کو امام الزمان مانتے ہیں، کس حد تک اس خلق کو اپنانا چاہئے۔ انسان کی تو اپنی ویسے بھی کوئی حیثیت نہیں ہے کہ تکبر دکھائے اور اکڑتا پھرے۔ یہ قرآن شریف کی آیت میں پڑھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔)(بنی اسرائیل: 38) اور زمین میں اکڑ کر نہ چل۔ تو یقیناً زمین کو پھاڑ نہیں سکتا اور نہ قامت میں پہاڑوں کی بلندی تک پہنچ سکتا ہے۔

جیسا کہ اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ انسان کی تو کی حیثیت ہی نہیں ہے۔ کس بات کی اکڑفوں ہے۔ بعض لوگ کنویں کے مینڈک ہوتے ہیں، اپنے دائرہ سے باہر نکلنا نہیں چاہتے۔ اور وہیں بیٹھے سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ ہم بڑی چیز ہیں۔ اس کی مثال اس وقت میں ایک چھوٹے سے چھوٹے دائرے کی دیتا ہوں، جو ایک گھریلو معاشرے کا دائرہ ہے، آپ کے گھر کا ماحول ہے۔ بعض مرد اپنے گھر میں اپنے بیوی بچوں کے ساتھ ایسا ظالمانہ سلوک کر رہے ہوتے ہیں کہ روح کانپ جاتی ہے۔ بعض بچیاں لکھتی ہیں کہ ہم بچپن سے اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہیں اور اب ہم سے برداشت نہیں ہوتا۔ ہمارے باپ نے ہماری ماں کے ساتھ اور ہمارے ساتھ ہمیشہ ظلم کا رویہ رکھا ہے۔ باپ کے گھر میں داخل ہوتے ہی ہم سہم کر اپنے کمروں میں چلے جاتے ہیں۔ کبھی باپ کے سامنے ہماری ماں نے یا ہم نے کوئی بات کہہ دی جو اس کی طبیعت کے خلاف ہو تو ایسا ظالم باپ ہے کہ سب کی شامت آ جاتی ہے۔ تو یہ تکبر ہی ہے جس نے ایسے باپوں کو اس انتہا تک پہنچا دیا ہے اور اکثر ایسے لوگوں نے اپنے رویہ باہر ایسا رکھا ہوتا ہے، بڑا اچھا رویہ ہوتا ہے ان کا اور لوگ باہر سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ ان جیسا شریف انسان ہی کوئی نہیں ہے۔ اور باہر کی گواہی ان کے حق میں ہوتی ہے۔ بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو گھر کے اندر اور باہر ایک جیسا رویہ اپنائے ہوئے ہوتے ہیں ان کا تو ظاہر ہو جاتا ہے سب کچھ۔ تو ایسے بدخلق اور متکبر لوگوں کے بچے بھی، خاص طور پر لڑکے جب جوان ہوتے ہیں تو اس ظلم کے ردعمل کے طور پر جو انہوں نے ان بچوں کی ماں یا بہن یا ان سے خود کیا ہوتا ہے، ایسے بچے پھر باپوں کے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور پھر ایک وقت میں جا کر جب باپ اپنی کمزوری کی عمر کو پہنچتا ہے تو اس سے خاص طور پر بدلے لیتے ہیں۔ تو اس طرح ایسے متکبرانہ ذہن کے مالکوں کی اپنے دائرہ اختیار میں مثالیں ملتی رہتی ہیں۔ مختلف دائرے ہیں معاشرے کے۔ ایک گھر کا دائرہ اور اس سے باہر ماحول کا دائرہ۔ اپنے اپنے دائرے میں اگر جائزہ لیں تو تکبر کی یہ مثالیں آپ کو ملتی چلی جائیں گی۔

پھر اس کی انتہا اس دائرے کی اس صورت میں نظر آتی ہے جہاں بعض قومیں اور ملک

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

اور حکومتیں اپنے تکبر کی وجہ سے ہر ایک کو اپنے سے نیچ سمجھ رہی ہوتی ہے۔ اور غریب قوموں کو، غریب ملکوں کو اپنی جوتی کی نوک پر رکھا ہوتا ہے۔ اور آج دنیا میں فساد کی بہت بڑی وجہ یہی ہے۔ اگر یہ تکبر ختم ہو جائے تو دنیا سے فساد بھی مٹ جائے۔ لیکن ان متکبر قوموں کو بھی، حکومتوں کو بھی پتہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ جب تکبر کرنے والوں کے غرور اور تکبر کو توڑتا ہے تو ان کا پھر کچھ بھی پتہ نہیں لگتا کہ وہ کہاں گئے۔

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے (۔) (لقمان:19) اس کا ترجمہ یہ ہے: اور (نخوت سے) انسانوں کے لئے اپنے گال نہ پھلا اور زمین میں یونہی اکڑتے ہوئے نہ پھر۔ اللہ کسی تکبر کرنے والے (اور) فخر و مباہات کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

جیسا کہ اس آیت سے بھی ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں فرما رہا ہے کہ یونہی تکبر کرتے ہوئے نہ پھرو۔ اپنے گال پھلا کر، ایک خاص انداز ہوتا ہے تکبر کرنے والوں کا اور گردن اکڑا کر پھرنا اللہ تعالیٰ کو بالکل پسند نہیں۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ اپنے سے کم درجہ والوں کے سامنے اکڑ دکھا رہے ہوتے ہیں اور اپنے سے اوپر والے کے سامنے بچھتے چلے جاتے ہیں۔ تو ایسے لوگوں میں منافقت کی برائی بھی ظاہر ہو رہی ہوتی ہے۔ تو یہ تکبر جو ہے بہت سی اخلاقی برائیوں کا باعث بن جاتا ہے اور نیکی میں ترقی کے راستے آہستہ آہستہ بالکل بند ہو جاتے ہیں۔ اور پھر دین سے بھی دور ہو جاتے ہیں، نظام جماعت سے بھی دور ہو جاتے ہیں۔ اور جیسے جیسے ان کا تکبر بڑھتا ہے ویسے ویسے وہ اللہ اور رسول کے قرب سے، اس کے فضلوں سے بھی دور چلے جاتے ہیں۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن تم میں سے سب سے زیادہ مجھے محبوب اور سب سے زیادہ میرے قریب وہ لوگ ہوں گے جو سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہوں گے۔ اور میں تم میں سے سب سے زیادہ مبغوض اور مجھ سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جو ثرثار یعنی منہ پھٹ، بڑھ بڑھ کر باتیں بنانے والے ہیں۔ متشدق یعنی منہ پھلا پھلا کر باتیں کرنے والے اور متفیہق یعنی لوگوں پر تکبر جتلانے والے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ثرثار اور متشدق کے معنے تو ہم جانتے ہیں، متفیہق کسے کہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: متفیہق متکبرانہ باتیں کرنے والے کو کہتے ہیں۔

(ترمذی ابواب البرو الصلة باب معالی الاخلاق)

ایک اور حدیث ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **تین باتیں ہر گناہ کی جڑ ہیں ان سے بچنا چاہئے۔ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر نے ہی شیطان کو اس بات پر اکسایا کہ وہ آدم کو سجدہ نہ کرے۔ دوسرے حرص سے بچو کیونکہ حرص نے ہی آدم کو درخت کھانے پر اکسایا۔ تیسرے حسد سے بچو کیونکہ حسد کی وجہ سے ہی آدم کے دو بیٹوں میں سے ایک نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا تھا۔**

(قشریہ باب الحسد صفحہ 79)

پھر حدیث ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے دل میں ذرہ بھر بھی تکبر ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں نہیں داخل ہونے دے گا۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! انسان چاہتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو، جوتی اچھی ہو اور خوبصورت لگے۔ آپؐ نے فرمایا: یہ تکبر نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جمیل ہے، جمال کو پسند کرتا ہے، یعنی خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔ تکبر دراصل یہ ہے کہ انسان حق کا انکار کرنے لگے، لوگوں کو ذلیل سمجھے، ان کو حقارت کی نظر سے دیکھے اور ان سے بری طرح پیش آئے۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب تحریم الکبرو بیانہ)

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخ اور جنت کی آپس میں بحث اور تکرار ہو گئی۔ دوزخ نے کہا مجھ میں بڑے بڑے جابر اور متکبر داخل ہوتے ہیں اور جنت کہنے لگی کہ مجھ میں کمزور اور مسکین داخل ہوتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو فرمایا کہ تو میرے عذاب کی مظہر ہے۔ جسے میں چاہتا ہوں تیرے ذریعہ عذاب دیتا ہوں۔ اور جنت سے کہا تو میری رحمت کی مظہر ہے جس پر میں چاہوں تیرے ذریعہ رحم کرتا ہوں۔ اور تم دونوں میں سے ہر ایک کو اس کا بھر پور حصہ ملے گا۔

(صحیح مسلم کتاب الجنة وصفة نعمها واهلها)

اللہ کرے کہ ہر احمدی عاجزی، مسکینی اور خوش خلقی کی راہوں پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رحم کی نظر حاصل کرنے والا ہو، اللہ تعالیٰ کی جنت میں جانے والا ہو اور ہر گھر تکبر کے گناہ سے پاک ہو جائے۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابوسعید خدری، ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عزت اللہ تعالیٰ کا لباس اور کبریائی اس کی چادر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پس جو کوئی بھی انہیں مجھ سے چھیننے کی کوشش کرے گا میں اسے عذاب دوں گا۔

(صحیح مسلم کتاب البرو الصلة)

تو تکبر آخرکار انسان کو خدا کے مقابل پر کھڑا کر دیتا ہے۔ جب خدا کا شریک بنانے والے کو اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ معاف نہیں کروں گا تو پھر جو خود خدائی کا دعویدار بن جائے اس کی کس طرح بخشش ہو سکتی ہے۔ تو یہ تکبر ہی تھا جس نے مختلف وقتوں میں فرعون صفت لوگوں کو پیدا کیا اور پھر ایسے فرعونوں کے انجام آپ نے پڑھے بھی اور اس زمانہ میں دیکھے بھی۔ تو یہ بڑا خوف کا مقام ہے۔ ہر احمدی کو ادنیٰ سے تکبر سے بھی بچنا چاہئے کیونکہ یہ پھر پھیلتے پھیلتے پوری طرح انسان کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ وارننگ دے دی ہے، واضح کر دیا ہے کہ یہ میری چادر ہے، میں رب العالمین ہوں، کبریائی میری ہے، اس کو تسلیم کرو، عاجزی دکھاؤ۔ اگر ان حدود سے باہر نکلنے کی کوشش کرو گے تو عذاب میں مبتلا کئے جاؤ گے۔ اگر رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہے تو عذاب تمہارا مقدر ہے لیکن ساتھ ہی یہ خوشخبری بھی دے دی کہ اگر ذرہ بھر بھی تمہارے اندر ایمان ہے تو میں تمہیں آگ کے عذاب سے بچا لوں گا۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔

حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ اور جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا وہ آگ میں داخل نہ ہوگا۔ (سنن ابن ماجه کتاب المقدمه)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں: **"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ قیامت کے دن شرک کے بعد تکبر جیسی اور کوئی بلا نہیں۔ یہ ایک ایسی بلا ہے جو دونوں جہان میں انسان کو رسوا کرتی ہے۔ خدا تعالیٰ کا رحم ہر ایک موحد کا تدارک کرتا ہے مگر متکبر کا نہیں۔ شیطان بھی موحد ہونے کا دم مارتا تھا مگر چونکہ اس کے سر میں تکبر تھا اور آدم کو جو خدا تعالیٰ کی نظر میں پیارا تھا۔ جب اس نے توہین کی نظر سے دیکھا اور اس کی نکتہ چینی کی اس لئے وہ مارا گیا اور طوق لعنت اس کی گردن میں ڈالا گیا۔ سو پہلا گناہ جس سے ایک شخص ہمیشہ کے لئے ہلاک ہوا تکبر ہی تھا۔"**

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 598)

پھر فرماتے ہیں: "اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ قبول کے لائق ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے۔ کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12-13)

پھر فرماتے ہیں: "ہاں ایسے لوگ ہیں جو انبیاء علیہم السلام سے حالانکہ کروڑوں حصہ نیچے کے درجہ میں ہوتے ہیں جو دو دن نماز پڑھ کر تکبر کرنے لگتے ہیں اور ایسا ہی روزہ اور حج سے بجائے تزکیہ کے ان میں تکبر اور نمود پیدا ہوتی ہے۔ یاد رکھو کہ تکبر شیطان سے آیا ہے اور شیطان بنا

دیتا ہے۔ جب تک انسان اس سے دور نہ ہو۔ یہ قبول حق اور فیضان الوہیت کی راہ میں روک ہو جاتا ہے۔ کسی طرح سے بھی تکبر نہیں کرنا چاہئے۔ نہ علم کے لحاظ سے، نہ دولت کے لحاظ سے نہ، وجاہت کے لحاظ سے، نہ ذات اور خاندان اور حسب نسب کی وجہ سے۔ کیونکہ زیادہ تر انہی باتوں سے یہ تکبر پیدا ہوتا ہے اور جب تک انسان ان گھمنڈوں سے اپنے آپ کو پاک صاف نہ کرے گا۔ اس وقت تک وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک برگزیدہ نہیں ہوسکتا اور وہ معرفت جو جذبات کے موادِ ردیہ کو جلا دیتی ہے اس کو عطا نہیں ہوتی کیونکہ یہ شیطان کا حصہ ہے اس کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔..........

حضرت مسیح موعود فرما رہے ہیں کہ بعض بنیادی چیزیں ہیں اور ان کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔ اور ان سے بچو۔ بعض لوگ دو چار دن نماز پڑھ کے سمجھتے ہیں کہ ہم بڑے نیک ہوگئے ہیں۔ چہرے پر عجیب قسم کی سنجیدگی کے ساتھ رعونت بھی طاری ہو جاتی ہے۔ اور آپ نے دیکھا ہوگا بعض دفعہ بعض جبہ پوشوں کو کہ ہاتھ میں تسبیح لے کر (۔) سے نکل رہے ہوتے ہیں۔ ان کی گردن پر ہی فخر اور غرور نظر آ رہا ہوتا ہے۔ شکر ہے، اللہ تعالیٰ کا بہت بہت شکر ہے کہ جماعت احمدیہ ایسے جبہ پوشوں سے پاک ہے۔ پھر حج کر کے آتے ہیں اتنا پروپیگنڈہ اس کا ہو رہا ہوتا ہے کہ انتہا نہیں۔ ایسے لوگوں کے دکھاوے کے روزے ہوتے ہیں اور دکھاوے کا حج ہوتا ہے۔ صرف بڑائی جتانے کے لئے یہ سب ہوتا ہے کہ لوگ کہیں کہ فلاں بڑا نیک ہے۔ بڑے روزے رکھتا ہے، حاجی ہے، بہت نیک ہے۔ تو یہ سب دکھاوے تکبر کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں یا دکھاوے کی وجہ سے تکبر پیدا ہو جاتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ بعض لوگ اپنی ذات پات کی وجہ سے تکبر کر رہے ہوتے ہیں کہ ہماری ذات بہت اونچی ہے۔ فلاں تو کمی کمین ہے وہ ہمارا کہاں مقابلہ کر سکتا ہے۔ تو حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا کہ تکبر کی کئی قسمیں ہیں جو تمہیں خدا تعالیٰ کی معرفت سے دور لے جاتی ہیں، اس کے قرب سے دور لے جاتی ہیں اور پھر آہستہ آہستہ انسان شیطان کی جھولی میں گر جاتا ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ''پس میرے نزدیک پاک ہونے کا یہ عمدہ طریق ہے اور ممکن نہیں کہ اس سے بہتر کوئی اور طریق مل سکے کہ انسان کسی قسم کا تکبر اور فخر نہ کرے نہ علمی نہ خاندانی نہ مالی۔ جب خدا تعالیٰ کسی کو آنکھ عطا کرتا ہے تو وہ دیکھ لیتا ہے کہ ہر ایک روشنی جو ان ظلمتوں سے نجات دے سکتی ہے وہ آسمان سے ہی آتی ہے اور انسان ہر وقت آسمانی روشنی کا محتاج ہے۔ آنکھ بھی دیکھ نہیں سکتی جب تک سورج کی روشنی جو آسمان سے آتی ہے نہ آئے۔ اسی طرح باطنی روشنی جو ہر ایک قسم کی ظلمت کو دور کرتی ہے اور اس کی بجائے تقویٰ اور طہارت کا نور پیدا کرتی ہے آسمان ہی سے آتی ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا تقویٰ، ایمان، عبادت، طہارت سب کچھ آسمان سے آتا ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے وہ چاہے تو اس کو قائم رکھے اور چاہے تو دور کر دے۔

پس معرفت اسی کا نام ہے کہ انسان اپنے نفس کو مسلوب اور لاشئی محض سمجھے اور آستانہ الوہیت پر گر کر انکسار اور عجز کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل کو طلب کرے۔ اور اس نور معرفت کو مانگے جو جذبات نفس کو جلا دیتا ہے اور اندر ایک روشنی اور نیکیوں کے لئے قوت اور حرارت پیدا کرتا ہے۔ پھر اگر اس کے فضل سے اس کو حصہ مل جاوے اور کسی وقت کسی قسم کا بسط اور شرح صدر حاصل ہو جاوے تو اس پر تکبر اور ناز نہ کرے بلکہ اس کی فروتنی اور انکسار میں اور بھی ترقی ہو۔ کیونکہ جس قدر وہ اپنے آپ کو لاشئی سمجھے گا اسی قدر کیفیات اور انوار خدا تعالیٰ سے اتریں گے جو اس کو روشنی اور قوت پہنچائیں گے۔ اگر انسان یہ عقیدہ رکھے گا تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی اخلاقی حالت عمدہ ہو جائے گی۔ دنیا میں اپنے آپ کو کچھ سمجھنا بھی تکبر ہے اور یہی حالت بنا دیتا ہے۔ پھر انسان کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ دوسرے پر لعنت کرتا اور اسے حقیر سمجھتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 213 جدید ایڈیشن)

پھر آپ فرماتے ہیں: ''تکبر بہت خطرناک بیماری ہے جس انسان میں یہ پیدا ہو جاوے اس کے لئے روحانی موت ہے۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ بیماری قتل سے بھی بڑھ کر ہے۔ متکبر شیطان کا بھائی ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ تکبر ہی نے شیطان کو ذلیل و خوار کیا۔ اس لئے مومن کی یہ شرط ہے کہ اس میں تکبر نہ ہو بلکہ انکسار، عاجزی، فروتنی اس میں پائی جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے ماموروں کا خاصہ ہوتا ہے ان میں حد درجہ کی فروتنی اور انکسار ہوتا ہے اور سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ وصف تھا۔ آپؐ کے ایک خادم سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ آپؐ کا کیا معاملہ ہے۔ اس نے کہا کہ سچ تو یہ ہے کہ مجھ سے زیادہ وہ میری خدمت کرتے ہیں''۔ (اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ)۔

(ملفوظات جلد چہارم۔ صفحہ 437۔ جدید ایڈیشن)

پھر آپ فرماتے ہیں: ''میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔ مگر تم شاید نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے۔ پس مجھ سے سمجھ لو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں۔ ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کر دے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دے دے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اس کو دی تھی اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کر دے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزاء سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے اور اس کے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے وہ بھی متکبر ہے اور وہ اس خدا سے بے خبر ہے کہ ایک دم میں اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اس کو بدتر کر دے اور وہ جس کی تحقیر کی گئی ہے ایک مدت دراز تک اس کے قویٰ میں برکت دے کہ وہ کم نہ ہوں اور نہ باطل ہوں کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ایسا ہی وہ شخص بھی جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کر کے دعا مانگنے میں سست ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ قوتوں اور قدرتوں کے سرچشمہ کو اس نے شناخت نہیں کیا اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھا ہے۔ سو تم اے عزیزو! ان تمام باتوں کو یاد رکھو ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالیٰ کی نظر میں متکبر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو۔ ایک شخص جو اپنے ایک بھائی کے ایک غلط لفظ کی تکبر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو دعا کرنے والے کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتا ہے اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی پورے طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے تم اس سے کرو اور جس قدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر تا تم پر رحم ہو''

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن۔ جلد 18 صفحہ 402-403)

پھر دوسری بات جو اس شرط میں بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کروں گا۔ تو جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ جب آپ اپنے دل و دماغ کو تکبر سے خالی کرنے کی کوشش کریں گے، خالی کریں گے تو پھر لازماً ایک اعلیٰ وصف، ایک اعلیٰ صفت، ایک اعلیٰ خلق اپنے اندر پیدا کرنا ہوگا ورنہ پھر شیطان حملہ کرے گا کیونکہ وہ

اسی کام کے لئے بیٹھا ہے کہ آپ کا پیچھا نہ چھوڑے۔ وہ خلق ہے عاجزی اور مسکینی۔ اور یہ ہو نہیں سکتا کہ عاجز اور متکبر اکٹھے رہ سکیں۔ متکبر لوگ ہمیشہ ایسے عاجز لوگوں پر جو عباد الرحمٰن ہوں طعنہ زنیاں کرتے رہتے ہیں، فقرے کستے رہتے ہیں تو ایسے لوگوں کے مقابل پر آپ نے ان جیسا رویہ نہیں اپنانا۔ بلکہ خداتعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرنا ہے فرمایا: (۔) (الفرقان:63) اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو (جواباً) کہتے ہیں ''سلام''۔

حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضورؐ نے فرمایا جس نے اللہ کی خاطر ایک درجہ تواضع اختیار کی اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ رفع کرے گا یہاں تک کہ اسے علیین میں جگہ دے گا، اور جس نے اللہ کے مقابل ایک درجہ تکبر اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک درجہ نیچے گرا دے گا یہاں تک کہ اسے اسفل السافلین میں داخل کر دے گا۔

(مسند احمد بن حنبل ، باقی مسند المکثرین من الصحابة)

تو ایسے لوگوں کی مجالس سے سلام کہہ کر اٹھ جانے میں ہی آپ کی بقا، آپ کی بہتری ہے کیونکہ اس سے آپ کے درجات بلند ہو رہے ہیں اور مخالفین اپنی انہی باتوں کی وجہ سے اسفل السافلین میں گرتے چلے جا رہے ہیں۔

حدیث میں آیا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ کا بندہ جتنا کسی کو معاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی زیادہ اسے عزت میں بڑھاتا ہے۔ جتنی زیادہ کوئی تواضع اور خاکساری اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی اسے بلند مرتبہ عطا کرتا ہے۔

(مسلم کتاب البر والصلة باب استحباب العفو و التواضع)

عیاذ بن حمار بن مجاشع کے بھائی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطاب کرتے ہوئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی کی ہے کہ تم اس قدر تواضع اختیار کرو کہ تم میں سے کوئی ایک دوسرے پر فخر نہ کرے، اور کوئی ایک دوسرے پر ظلم نہ کرے۔

پھر ایک روایت ہے اسے ہمیں آپس کے معاملات میں بھی پیش نظر رکھنا چاہئے۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ کا بندہ جتنا کسی کو معاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی زیادہ اسے عزت میں بڑھاتا ہے۔ جتنی زیادہ کوئی تواضع اور خاکساری اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی اسے بلند مرتبہ عطا کرتا ہے۔

(مسلم کتاب البر و الصلة۔ باب استحباب العفو والتواضع)

پس ہر احمدی ایک دوسرے کو معاف کرنے کی عادت ڈالے۔ اگلے جہان میں بھی درجات بلند ہو رہے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اس دنیا میں بھی آپ کی عزتیں بڑھاتا چلا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنی خاطر کئے گئے کسی فعل کو کبھی بغیر اجر کے جانے نہیں دیتا۔

مسکینوں کا مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں کتنا تھا، اس کا اندازہ اس حدیث سے کریں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مساکین سے محبت کیا کرو۔ یہ حضرت ابوسعید خدری کہہ رہے ہیں کہ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے کہ (۔) یعنی اے اللہ مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ، مجھے مسکینی کی حالت میں موت دے اور مجھے مسکینوں کے گروہ ہی سے اٹھانا۔

(ابن ماجه کتاب الزهد باب مجالسة الفقراء)

پس ہر احمدی کو بھی وہی راہ اختیار کرنی چاہئے، ان راہوں پر قدم مارنا چاہئے جن پر ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم چل رہے ہیں۔ ہر احمدی کو اپنے آپ کو مسکینوں کی صف میں ہی رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ یہی عہد بیعت ہے کہ مسکینی سے زندگی بسر کروں گا۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ جعفر بن ابی طالب مساکین سے بہت محبت کرتے تھے۔ ان کی مجلسوں میں بیٹھتے تھے۔ وہ ان سے باتیں کرتے اور مساکین ان سے باتیں کرتے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جعفر کو ابوالمساکین کی کنیت سے پکارا کرتے تھے۔

(ابن ماجه کتاب الزهد باب مجالسة الفقراء)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔ اگر اللہ تعالیٰ کو تلاش کرنا ہے تو مسکینوں کے دل کے پاس تلاش کرو۔ اسی لئے پیغمبروں نے مسکینی کا جامہ ہی پہن لیا تھا۔ اسی طرح چاہئے کہ بڑی قوم کے لوگ چھوٹی قوم کو ہنسی نہ کریں اور نہ کوئی یہ کہے کہ میرا خاندان بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میرے پاس جو آؤ گے تو یہ سوال نہ کروں گا کہ تمہاری قوم کیا ہے۔ بلکہ سوال یہ ہو گا کہ تمہارا عمل کیا ہے۔ اسی طرح پیغمبر خدا نے فرمایا ہے اپنی بیٹی سے کہ اے فاطمہؓ خداتعالیٰ ذات کو نہیں پوچھے گا۔ اگر تم کوئی برا کام کرو گی تو خداتعالیٰ تم سے اس واسطے درگزر نہ کرے گا کہ تم رسول کی بیٹی ہو۔ پس چاہئے کہ تم ہر وقت اپنا کام دیکھ کر کیا کرو۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 370 جدید ایڈیشن)

پھر آپ فرماتے ہیں: ''اہل تقویٰ کے لئے یہ شرط تھی کہ وہ غربت اور مسکینی میں اپنی زندگی بسر کرے یہ ایک تقویٰ کی شاخ ہے جس کے ذریعہ ہمیں غضب ناجائز کا مقابلہ کرنا ہے۔ بڑے بڑے عارف اور صدیقوں کے لئے آخری اور کڑی منزل غضب ہی سے بچنا ہے۔ عجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے۔ اور ایسا ہی کبھی خود غضب عجب و پندار کا نتیجہ ہوتا ہے کیونکہ غضب اس وقت ہو گا جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے۔''

(رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء صفحہ 49)

آپ فرماتے ہیں: **''تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔ اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔''**

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12-13)

پھر آٹھویں شرط یہ ہے 'یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی (۔) کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا'۔

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد ایک ایسا عہد ہے کہ جماعت کا ہر وہ فرد جس کا جماعت کے ساتھ باقاعدہ رابطہ ہے، اجلاسوں اور اجتماعوں وغیرہ میں شامل ہوتا ہے وہ اس عہد کو بار بار دہراتا ہے۔ ہر اجتماع اور ہر جلسہ وغیرہ میں بھی بینرز لگائے جاتے ہیں اور اکثر ان میں یہ بھی ہوتا ہے کہ **دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ کیوں اس بات کو اتنی اہمیت دی گئی ہے، اس لئے کہ اس کے بغیر ایمان قائم ہی نہیں رہ سکتا۔ اس پر عمل کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اس لئے اس کے حصول کے لئے ہر وقت، ہر لحظہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے رہنا چاہئے۔** اس کا فضل ہی ہو تو یہ اعلیٰ معیار قائم ہو سکتا ہے۔ تو ہم جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے شامل ہیں۔ ہمارے لئے تو اللہ تعالیٰ اس طرح حکم فرماتا ہے۔ قرآن شریف میں آیا ہے (۔) (سورة البینه :6) اور وہ کوئی حکم نہیں دیئے گئے سوائے اس کے کہ وہ اللہ کی عبادت کریں، دین کو اس کے لئے خالص کرتے ہوئے، ہمیشہ اس کی طرف جھکتے ہوئے، اور نماز کو قائم کریں اور زکوٰة دیں۔ اور یہی قائم رہنے والی اور قائم رکھنے والی تعلیمات کا دین ہے۔

تو نمازوں کو قائم کرنے سے یعنی باجماعت اور وقت پر نماز پڑھنے سے، اس کی راہ میں خرچ کرنے سے، غریبوں کا خیال رکھنے سے بھی ہم صحیح دین پر قائم ہو سکتے ہیں۔ اور ان تعلیمات کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنا سکتے ہیں، اپنی زندگیوں پر لاگو کر سکتے ہیں جب ہم اللہ کی عبادت کریں گے،

اس کی دی ہوئی تعلیم پر عمل کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے گا، ہمارے ایمانوں کو اس قدر مضبوط کردے گا کہ ہمیں اپنی ذات، اپنی خواہشات، اپنی اولادیں، دین کے مقابلے میں ہیچ نظر آنے لگیں گی۔ تو جب سب کچھ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے لئے ہو جائے گا اور ہمارا اپنا کچھ نہ رہے گا تو اللہ تعالیٰ پھر ایسے لوگوں کو ضائع نہیں کرتا ہے۔ وہ ان کی عزتوں کی بھی حفاظت کرتا ہے، ان کی اولادوں کی بھی حفاظت کرتا ہے، ان میں برکت ڈالتا ہے، ان کے مال کو بھی بڑھاتا ہے اور ان کو اپنی رحمت اور فضل کی چادر میں ہمیشہ لپیٹے رکھتا ہے اور ان کے ہر قسم کے خوف دور کر دیتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا ہے (۔) (البقرہ:113) نہیں نہیں، سچ یہ ہے کہ جو بھی اپنا آپ خدا کے سپرد کردے اور وہ احسان کرنے والا ہو تو اس کا اجر اس کے رب کے پاس ہے۔ اور ان (لوگوں) پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

پھر فرمایا (۔) (النساء:126) اور دین میں اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو اپنی تمام تر توجہ اللہ کی خاطر وقف کردے اور وہ احسان کرنے والا ہو اور اس نے ابراہیم حنیف کی ملت کی پیروی کی ہو اور اللہ نے ابراہیم کو دوست بنا لیا تھا۔

اس آیت میں (۔) کی تعلیمات کا خلاصہ بیان کر دیا گیا ہے۔ یعنی مکمل فرمانبرداری اور اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی کرنے، اس کے دین کی خاطر اپنے آپ کو وقف کرنے اور احسان کرنے والا ہو۔ تو کیونکہ وہ اللہ کی خاطر احسان کرنے والا ہوگا اس لئے کسی کو یہ خیال نہیں آنا چاہئے کہ اگر ہر وقت وہ دین کی طرف اور دین کی خدمت کی طرف رہا تو اس کا مال یا اولاد ضائع ہو جائے گی۔ نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ جو سب سے بڑھ کر بدلہ دینے والا ہے، اجر دینے والا ہے، اس کے اس فعل کا خود اجر دے گا۔ جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا گیا ہے کہ خود اس کے جان، مال، آبرو کی حفاظت کرے گا۔ ایسے لوگوں کو، ان کی نسلوں کو بھی اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرتا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں (۔) (البقرہ :113) یعنی جو شخص اپنے وجود کو خدا کے آگے رکھ دے اور اپنی زندگی اس کی راہوں میں وقف کرے اور نیکی کرنے میں سرگرم ہو۔ سو وہ چشمۂ قرب الٰہی سے اپنا اجر پائے گا۔ اور ان لوگوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ یعنی جو شخص اپنے تمام قویٰ کو خدا کی راہ میں لگا دے اور خالص خدا کے لئے اس کا قول اور فعل اور حرکت اور سکون اور تمام زندگی ہو جائے اور حقیقی نیکی بجالانے میں سرگرم رہے۔ سو اس کو خدا اپنے پاس سے اجر دے گا اور خوف اور حزن سے نجات بخشے گا۔"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب۔ روحانی خزائن جلد 12۔ صفحہ 344)

ایک حدیث میں آتا ہے۔ معاویہ بن حیدہ قُشیری رضی اللہ عنہ اپنے اسلام لانے کا قصہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا۔ میں نے پوچھا آپ کو ہمارے رب نے کیا پیغام دے کر بھیجا ہے اور کیا دین لائے ہیں؟" آپؐ نے فرمایا: "خدا نے مجھے دین اسلام دے کر بھیجا ہے۔" میں نے پوچھا دین اسلام کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: اسلام یہ ہے کہ تم اپنی پوری ذات کو اللہ کے حوالے کر دو اور دوسرے معبودوں سے دست کش ہو جاؤ۔ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔ (الاستیعاب)

پھر ایک روایت یہ ہے۔ حضرت سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے اسلام کی کوئی ایسی بات بتائیے جس کے بعد کسی اور سے پوچھنے کی ضرورت نہ رہے یعنی میری پوری تسلی ہو جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: تم یہ کہو کہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا، پھر اس پر پکے ہو جاؤ اور استقلال کے ساتھ قائم رہو۔

صحابہ کا کیا فعل تھا۔ ایک حدیث میں یہ واقعہ ہے۔ ابتداء میں جب شراب اسلام میں حرام نہیں تھی۔ صحابہ بھی شراب پی لیا کرتے تھے اور اکثر نشہ بھی ہو جایا کرتا تھا۔ لیکن اس حالت میں بھی ان پر دین اور دین کی عزت کا غلبہ رہتا تھا۔ یہ فکر تھی کہ سب چیزوں پر دین سب سے زیادہ مقدم ہے چنانچہ جب شراب کی حرمت کا بھی حکم آیا ہے تو جو لوگ مجلس میں بیٹھے شراب پی رہے تھے بعض ان میں سے نشہ میں بھی تھے۔ جب انہوں نے اس کی حرمت کا حکم سنا فوراً تعمیل کی۔ اس بارہ میں حدیث جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابوطلحہ انصاری، ابوعبیدہ بن جراح اور ابی بن کعب کو کھجور کی شراب پلا رہا تھا۔ کسی آنے والے نے بتایا کہ شراب حرام ہوگئی ہے۔ یہ سن کر ابوطلحہ نے کہا کہ انس اٹھو اور شراب کے مٹکوں کو توڑ ڈالو۔ انس کہتے ہیں کہ میں اٹھا اور پتھر کی کونڈی کا نچلا حصہ مٹکوں پر دے مارا اور وہ ٹوٹ گئے۔

(بخاری کتاب خبر الواحد باب ماجاء فی اجازۃ الواحد الصدوق)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: "(۔) کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر (۔) کی زندگی .... کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں .... نام ہے۔ اسی .... کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے اور ضرور تھا کہ وہ اس مہم عظیم کے روبراہ کرنے کے لئے ایک عظیم الشان کارخانہ جو ہر ایک پہلو سے مؤثر ہو اپنی طرف سے قائم کرتا۔ سو اس حکیم و قدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلائق کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا۔

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 10 تا 13)

پھر آپ فرماتے ہیں: "جب تک انسان صدق و صفا کے ساتھ خدا تعالیٰ کا بندہ نہ ہوگا تب تک کوئی درجہ ملنا مشکل ہے۔ جب ابراہیم کی نسبت خدا تعالیٰ نے شہادت دی۔ (۔) (النجم: 38) کہ ابراہیم وہ شخص ہے جس نے اپنی بات کو پورا کیا۔ تو اس طرح سے اپنے دل کو غیر سے پاک کرنا اور محبت الٰہی سے بھرنا خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق چلنا اور جیسے ظل اصل کا تابع ہوتا ہے ویسے ہی تابع ہونا کہ اس کی اور خدا کی مرضی ایک ہو، کوئی فرق نہ ہو۔ یہ سب باتیں دعا سے حاصل ہوتی ہیں۔ نماز اصل میں دعا کے لئے ہے کہ ہر ایک مقام پر دعا کرے لیکن جو شخص سویا ہوا نماز ادا کرتا ہے کہ اسے اس کی خبر ہی نہیں ہوتی تو وہ اصل میں نماز نہیں۔ .... پس چاہئے کہ ادائیگی نماز میں انسان سست نہ ہو اور نہ غافل ہو۔ ہماری جماعت اگر جماعت بننا چاہتی ہے تو اسے چاہئے کہ ایک موت اختیار کرے۔ نفسانی امور اور نفسانی اغراض سے بچے اور اللہ تعالیٰ کو سب شئے پر مقدم رکھے۔"

(ملفوظات جلد سوم جدید ایڈیشن صفحہ 457-458)

پھر آپ فرماتے ہیں: "اے خدا کے طالب بندو! کان کھولو اور سنو کہ یقین جیسی کوئی چیز نہیں۔ یقین ہی ہے جو گناہ سے چھڑاتا ہے۔ یقین ہی ہے جو نیکی کرنے کی قوت دیتا ہے۔ یقین ہی ہے جو خدا کا عاشق صادق بناتا ہے۔ کیا تم گناہ کو بغیر یقین کے چھوڑ سکتے ہو۔ کیا تم جذبات نفس سے بغیر یقینی تجلی کے رک سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی تسلی پا سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی سچی تبدیلی پیدا کر سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی سچی خوشحالی حاصل کر سکتے ہو۔ کیا آسمان کے نیچے کوئی ایسا کفارہ اور ایسا فدیہ ہے جو تم سے گناہ ترک کرا سکے۔ .... تم یاد رکھو کہ بغیر یقین کے تم تاریک زندگی سے باہر نہیں آ سکتے اور نہ روح القدس تمہیں مل سکتا ہے۔ مبارک وہ جو یقین رکھتے ہیں کیونکہ وہی خدا کو دیکھیں گے۔ مبارک وہ جو شبہات اور شکوک سے نجات پا گئے ہیں۔ کیونکہ وہی گناہ سے نجات پائیں گے۔ مبارک تم جبکہ تمہیں یقین کی دولت دی جائے کہ اس کے بعد تمہارے گناہ کا خاتمہ ہوگا۔ گناہ اور یقین دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ کیا تم ایسے سوراخ میں ہاتھ ڈال سکتے ہو جس میں تم ایک سخت زہریلے سانپ کو دیکھ رہے ہو۔ کیا تم ایسی جگہ کھڑے رہ سکتے ہو جس جگہ کسی کوہ آتش فشاں سے پتھر برستے ہیں یا بجلی پڑتی ہے یا ایک خونخوار شیر کے حملہ کرنے کی جگہ ہے یا ایک ایسی جگہ ہے جہاں ایک مہلک طاعون نسل انسانی کو معدوم کر رہی ہے۔ پھر اگر تمہیں خدا پر ایسا ہی یقین ہے جیسا کہ سانپ پر یا بجلی پر یا شیر پر یا طاعون پر تو ممکن نہیں کہ اس کے مقابل پر تم نافرمانی کر کے سزا کی راہ اختیار کر سکو۔ یا صدق و وفا کا اس سے تعلق توڑ سکو۔"

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 66-67)

آپ نے فرمایا: ''خوف اور محبت اور قدردانی کی جڑ معرفت کاملہ ہے۔ پس جس کو معرفت کاملہ دی گئی، اس کو خوف اور محبت بھی کامل دی گئی اور جس کو خوف اور محبت کامل دی گئی، اس کو ہر ایک گناہ سے جو بیباکی سے پیدا ہوتا ہے، نجات دی گئی۔ پس ہم اس نجات کے لئے نہ کسی خون کے محتاج ہیں اور نہ کسی صلیب کے حاجتمند اور نہ کسی کفارہ کی ہمیں ضرورت ہے۔ بلکہ ہم صرف ایک قربانی کے محتاج ہیں جو اپنے نفس کی قربانی ہے جس کی ضرورت کو ہماری فطرت محسوس کر رہی ہے۔ ایسی قربانی کا دوسرے لفظوں میں نام ...... ہے ...... کے معنے ہیں ذبح ہونے کے لئے گردن آگے رکھ دینا۔ یعنی کامل رضا کے ساتھ اپنی روح کو خدا کے آستانہ پر رکھ دینا۔ یہ پیارا نام تمام شریعت کی روح اور تمام احکام کی جان ہے۔ ذبح ہونے کے لئے اپنی دلی خوشی اور رضا سے گردن آگے رکھ دینا کامل محبت اور کامل عشق کو چاہتا ہے اور کامل محبت کامل معرفت کو چاہتی ہے۔ پس ...... کا لفظ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ حقیقی قربانی کے لئے کامل معرفت اور کامل محبت کی ضرورت ہے نہ کسی اور چیز کی ضرورت۔''

اللہ تعالیٰ ہمیں ان تمام باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(لیکچر لاہور۔ صفحہ 8 تا 9)

(الفضل انٹرنیشنل 24/اکتوبر 2003ء)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

☆ مکرم محمد ابراہیم شمس صاحب سیکرٹری رشتہ ناطہ دستگیر سوسائٹی کراچی ابن مکرم الحاج میاں پیر محمد صاحب آف مانگٹ اونچے مورخہ 25/دسمبر 2003ء بروز جمعرات بوجہ ہارٹ اٹیک بعمر 67 وفات پا گئے۔ اسی روز آپ کی نماز جنازہ بعد نماز ظہر بیت العزیز عزیز آباد کراچی میں مکرم طاہر احمد کاشف صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ آپ کے بیٹے میت ربوہ لے کر آئے۔ اگلے روز 26/دسمبر بروز جمعہ بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر انہوں نے ہی دعا کروائی۔ آپ خدا کے فضل سے مخلص اور فعال احمدی تھے۔ جماعتی کاموں میں پیش پیش رہتے اللہ تعالیٰ نے آپ کو چند سال پہلے بیت الذکر دستگیر میں ہونے والی نامعلوم افراد کی فائرنگ میں معجزانہ طور پر محفوظ رکھا تھا۔ آپ کے بڑے بیٹے مکرم طارق محمود بدر صاحب سیکرٹری وصایا ضلع کراچی ہیں جبکہ ایک بیٹے مکرم شاہد محمود بدر صاحب مربی سلسلہ محمد آباد سندھ ہیں۔ آپ نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ ننھیال اور دودھیال دونوں طرف سے رفقاء حضرت مسیح موعود کے خاندان سے تعلق تھا۔ آپ الحاج مولوی محمد شریف صاحب مرحوم اور مکرم چوہدری محمد صادق صاحب واقف زندگی سابق اکاؤنٹنٹ وکالت تبشیر کے چھوٹے بھائی تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے، آپ کی اولاد کو آپ کی نیک یادوں کو زندہ رکھنے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

درخواست دعا

☆ مکرم ناصر احمد صاحب پنشنر الفضل بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

نصرت جہاں اکیڈمی کا اعزاز

ڈسٹرکٹ ہیڈ ماسٹرز ایسوسی ایشن جھنگ کے تحت منعقدہ سالانہ ٹورنامنٹ 2003ء لالیاں میں نصرت جہاں اکیڈمی کے کھلاڑیوں نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے درج ذیل پوزیشنز حاصل کیں۔

1۔ باسکٹ بال	اول
2۔ ہینڈ بال	اول
3۔ بیڈمنٹن (سنگل)	اول
4۔ بیڈمنٹن (ڈبل)	اول
5۔ ٹیبل ٹینس (سنگل)	اول
6۔ ٹیبل ٹینس (ڈبل)	اول
7۔ دوڑ 100 میٹر	اول
8۔ دوڑ 800 میٹر	اول
9۔ دوڑ 400x4 میٹر	اول
10۔ ہاکی	دوم
11۔ فٹ بال	دوم
12۔ کرکٹ	دوم
13۔ لانگ جمپ	سوم
14۔ ہائی جمپ	سوم
15۔ ٹرپل جمپ	سوم
16۔ دوڑ 400 میٹر	اول

اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ادارے کے لئے نیک نامی اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

درخواست دعا

☆ مکرم پروفیسر محمد مسیح طاہر صاحب صدر روئی پیگ کینیڈا اپنے بچوں کی امتحانات میں کامیابی کے لئے درخواست کرتے ہیں۔ بیٹا UET میں اور بیٹی نشتر میڈیکل کالج کی طالبہ ہیں۔

سانحہ ارتحال

☆ مکرم لطیف احمد جھمٹ صاحب نائب وکیل المال ثالث تحریر کرتے ہیں مکرم میجر عبدالحمید صاحب مرحوم سابق مربی امریکہ و جاپان کے بیٹے مکرم راجہ عبدالخالق صاحب مقیم امریکہ مورخہ 17/دسمبر 2003ء بروز بدھ بعمر 58 سال واشنگٹن امریکہ میں وفات پا گئے ہیں۔ ان کی نماز جنازہ بعد نماز جمعہ 19 دسمبر واشنگٹن میں ادا کی گئی اور وہیں احمدیہ قبرستان میں تدفین ہوئی۔ آپ راجہ عبدالمالک صاحب مقیم واشنگٹن کے چھوٹے اور ونگ کمانڈر (ر) طارق پرویز صاحب مقیم راولپنڈی کے برادر نسبتی تھے۔ آپ نے اپنی یادگار بیوہ۔ دو بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

● مکرم محمد نواز سیال صاحب لاہور کے والد اور مکرم محمد اسلم بھروانہ صاحب کے ماموں مکرم مہر خان محمد صاحب بھروانہ سیال بعمر قریباً 86 سال 19/اکتوبر 2003ء کو وفات پا گئے۔ آپ موضع چنڈ بھروانہ کے علاقہ میں ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔ 1952ء کے آخر میں سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ 1953ء اور 1974ء کے حالات میں مالی نقصان بھی اٹھانا پڑا مگر ثابت قدم رہے مرحوم کی تدفین وفات کے روز ہی احمدیہ قبرستان چنڈ بھروانہ میں عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر عطا فرمائے اور اپنی حفظ وامان میں رکھے۔

● مکرم ماسٹر ظفر اللہ خاں صاحب صدر جماعت احمدیہ مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ کی والدہ صاحبہ مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ بیوہ سردار خاں صاحب بقضائے الٰہی 17 نومبر 2003ء کو بعمر 85 سال وفات پا گئیں 19/نومبر کو مکرم داؤد احمد صاحب مربی سلسلہ کھیوے والی نے جنازہ پڑھایا۔ اور مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ نے پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ورثاء کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحومہ کے درجات بلند کرے۔

ولادت

❀ اللہ تعالیٰ نے مکرم وسیم احمد شاہد صاحب (کارکن وکالت مالی ثانی) و مکرمہ منورہ وسیم صاحبہ کو 9 دسمبر 2003ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے خلود وسیم نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم ٹھیکیدار محمد اختر صاحب دارالنصر وسطی ربوہ کی پوتی اور مکرم شفیق احمد صاحب دارالفتوح کی نواسی ہے۔ نومولودہ کی صحت و تندرستی نیک اور خادمہ سلسلہ وجود بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔

بقیہ صفحہ 1

11۔ مکرم عبدالجلیل صادق صاحب قائد ذہانت و صحت جسمانی
12۔ مکرم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب قائد تحریک جدید
13۔ مکرم لطیف احمد جھمٹ صاحب قائد وقف جدید
14۔ مکرم میجر (ر) شاہد احمد سعدی صاحب قائد ایثار
15۔ مکرم سید طاہر احمد صاحب قائد مال
16۔ مکرم منور شمیم خالد صاحب آڈیٹر
17۔ مکرم مبشر احمد ایاز صاحب معاون صدر
18۔ مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ

خاکسار مرزا غلام احمد صدر انصار اللہ پاکستان

New BALENO
...New look, better comfort
SUZUKI

کار لیزنگ
کی سہولت موجود ہے
BALENO
Sunday open Friday closed
Under supervision of Qualified Engineers
MINI MOTORS
54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore
Tel:5712119-5873384

جرمنی سیل بند پوٹنسی سے تیار کردہ
GHP کی معیاری زود اثر سیل بند پوٹنسی

پوٹنسی رعایتی قیمت	SP-10ML	GS-10ML	SP-20ML
30/200/1000	8/-	10/-	12/-
10M/50M/CM	12/-	15/-	18/-

سپیشل سائیلوشن (ہومیوادویات کیلئے آب حیات)

رعایتی قیمت	60ML	120ML	220ML	450ML
	15/-	20/-	30/-	50/-

اس کے علاوہ 80 اور 117-ادویات کے خوبصورت بریف کیس، آسان علاج بیگ، جرمنی سیل بند پوٹنسی، مدر ٹنکچرز، مرکبات، کتابیں، گولیاں ودیگر سامان رعایتی قیمت کے ساتھ۔

عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون 212399

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

منگل	30۔دسمبر	زوال آفتاب	12-11
منگل	30۔دسمبر	غروب آفتاب	5-16
بدھ	31۔دسمبر	طلوع فجر	5-39
بدھ	31۔دسمبر	طلوع آفتاب	7-06

58ٹو بی میں ترمیم سمیت تین شقیں منظور قومی اسمبلی نے 17ویں آئینی ترمیمی بل کی پہلی دوسری اور تیسری شق کی دوتہائی اکثریت سے منظوری دے دی ہے۔حمایت میں 236 مخالفت میں 46۔ارکان نے ووٹ ڈالا جبکہ 60 غیر حاضر رہے۔

کابل میں خودکش دھماکہ 5 ہلاک کابل میں ہوائی اڈے کے قریب خودکش دھماکے میں افغان انٹیلی جنس کا سربراہ اور 4 افسر مارے گئے۔

تمام جماعتوں کو اعتماد میں لیں گے وزیر اعظم میر ظفراللہ جمالی نے کہا ہے کہ جمہوریت اور جمہوری اداروں کا استحکام حکومت کی اولین ترجیح ہے۔اہم قومی امور پر تمام جماعتوں کو اعتماد میں لیں گے۔

اسلام آباد آج سے سیل ہو جائے گا وفاقی وزیر داخلہ فیصل صالح حیات نے کہا ہے کہ وفاقی دارالحکومت آج سے مکمل طور پر سیل کر دیا جائے گا۔ سارک سربراہ کانفرنس کے دوران اسلام آباد کی ہیلی کاپٹروں اور جہازوں کے ذریعہ نگرانی کی جائے گی۔

ملبے تلے دبے ہزاروں افراد کے زندہ بچنے کی امید ختم امریکہ سمیت دنیا بھر سے امدادی ٹیمیں زلزلے سے تباہ حال ایرانی شہر بام پہنچ گئی ہیں جبکہ اقوام متحدہ نے اعلان کیا ہے کہ تین روز گزر جانے کے بعد یخ بستہ موسم میں ملبے تلے دبے ہزاروں افراد کے زندہ بچنے کی امید بھی ختم ہوگئی ہے۔

سارک کانفرنس میں مسئلہ کشمیر اٹھائیں گے وزیر اعظم ظفراللہ جمالی نے کہا ہے کہ ہر فیصلہ کرنے سے قبل ملکی مفاد کو اولیت دی جائے گی۔سارک کانفرنس میں سیاستدانوں کی تجاویز کے مطابق مشترکہ حکمت عملی اختیار کریں گے اور مسئلہ کشمیر اٹھائیں گے۔

امریکہ لویہ جرگہ پر اثر انداز نہیں ہو رہا افغانستان میں امریکہ کے سفیر زلے خلیل زادے نے ان اطلاعات کو مسترد کردیا ہے کہ وہ لویہ جرگہ پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ایک پریس کانفرنس میں انہوں نے کہا کہ انہوں نے لویہ جرگہ کے نمائندوں پر ان کی رائے تبدیل کرنے کیلئے کوئی اثر ورسوخ استعمال نہیں کیا۔

سال 2003ء میں 52 اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ

سال 2003ء کے دوران ملک میں عام استعمال کی 57 میں سے 52 اشیاء کے نرخوں میں 5 سے 127 فیصد اضافہ ہوگیا جس کی وجہ سے غریب عوام مہنگائی کے عذاب مسلسل میں پھنسے رہے۔ پٹرول اور بجلی سے لے کر آٹا اور نمک تک کے ریٹ بڑھنے سے روزانہ 100 روپے سے کم آمدنی والے 86 فیصد پاکستانی اپنے اخراجات اور گھریلو بجٹوں پر کٹوتیوں کی ترکیبیں سوچتے رہے۔ دسمبر 2002ء سے دسمبر 2003ء تک کے اعداد وشمار کے حوالے سے تیار کی گئی سرکاری رپورٹ کے مطابق صرف دال چنا، بیسن، گڑ اور الیکٹرک بلب سستے ہوئے سرکاری رپورٹ کے مطابق 52 آئٹمز کی قیمتوں میں اضافہ ہوا۔ 20 کلو گرام آٹا 22 روپے مہنگا ہونے سے 214 روپے تک ہوگیا۔کھلا گھی 6 روپے کے اضافے سے 63 روپے فی کلوگرام تک چلا گیا۔بکرے کا گوشت 25 روپے اور بڑا گوشت 10 روپے فی کلوگرام مہنگا کیا گیا۔اس سال سب سے بڑا اضافہ ٹماٹر کی قیمت میں ہوا جس کے دام گزشتہ دسمبر کے مقابلے میں اس وقت 18.14 روپے اضافہ سے 24 روپے سے 30 روپے تک ہیں۔ ادرک 44.4 فیصد اضافہ سے 13 روپے پاؤ تک بک رہا ہے۔باسمتی چاول 4 روپے مہنگا ہونے سے 32 روپے فی کلوگرام تک بیچا جا رہا ہے۔سرخ مرچ پاؤڈر 24 روپے فی کلو اضافہ سے 80 روپے میں فروخت ہو رہی ہے۔ بلب 100 واٹ 3 روپے کمی سے 11 روپے بیسن 9 روپے کمی سے 24 روپے اور گڑ ایک روپے کمی سے 18 روپے فی کلو پر آ گیا ہے۔رپورٹ کے مطابق پٹرول اور ڈیزل گزشتہ دسمبر کے مقابلہ میں اس وقت 2.76 روپے فی لٹر مہنگے مل رہے ہیں۔

ایٹمی ٹیکنالوجی کی منتقلی کا الزام ایران، شمالی کوریا اور لیبیا کو جوہری ٹیکنالوجی کی منتقلی کے الزامات کی تحقیقات کرنے والے اقوام متحدہ کے تفتیش کاروں کی طرف سے پاکستان کے سابق وزرائے اعظم بے نظیر بھٹو اور نواز شریف سے بھی اس سلسلہ میں پوچھ گچھ ہوگی۔

برطانوی دعویٰ مسترد عراق میں امریکی منتظم پال بریمر نے عراق میں تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کی خفیہ لیبارٹریوں کی موجودگی کے بارے میں برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر کا دعویٰ مسترد کردیا ہے۔

امریکی فوج کو افغانستان اور عراق میں شدید مشکلات کا سامنا امریکی صدر بش نے کہا ہے کہ اتحادی فوج کو عراق میں تشدد کے خاتمے اور افغانستان میں قیام امن کے حوالے سے شدید مشکلات کا سامنا ہے۔صدر نے یہ بات امریکی قوم سے اپنے ریڈیو خطاب میں کہی۔

صدر مشرف کو اعتماد کا ووٹ دینے کے پابند نہیں مجلس عمل کے سیکرٹری فضل الرحمٰن نے کہا ہے کہ مجلس عمل صدر جنرل مشرف کو اعتماد کا ووٹ دینے کی پابند نہیں ہے۔ تاہم ایم ایم اے اور حکومت کے درمیان متنازع امور پر اتفاق رائے ہو چکا ہے۔

ضرورت خادمہ

ایک معمر بزرگ خاتون کی خدمت کے لئے ایک خاتون خدمت گار کی ضرورت ہے۔حق الخدمت اور اوقات کار کے لئے رابطہ کریں۔ڈاکٹر مرزا مبشر احمد بیت الاحسان دارالصدر ربوہ فون نمبر:212666

خصوصی رعایت
بالکل نیا سامان آدھے سے بھی کم کرایہ پر۔مزید ار کھانوں کے ساتھ
چائے یا کولڈ ڈرنک بالکل مفت
رابطہ کریں، فائدہ اٹھائیں
گوندل ٹینٹ اینڈ پارٹی ڈیکوریٹرز فون نمبر:04524-212758 گولبازار ربوہ
نیز۔نئی آرام دہ کاریں،مرسڈیز،ٹویوٹا ویز اور لوڈر گاڑیاں کرایہ پر حاصل کریں

NJ
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212837 رہائش 214321
23۔ قیراط اور 22 قیراط جیولری سپلائرز

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29

البشیرز - اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
چوکی شوروم فون 04942-423173 ربوہ 04524-214510

زرعی وسکنی جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
احمد پراپرٹی سینٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
ملک غلام یٰسین۔محمد نواز احمد ورک
دوکان: 04524-214661
رہائش 04524-214228-213051

AL-FAZAL
JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

اعلان دکان منتقلی
ٹاپ فیشنز یکم نومبر سے اقصیٰ چوک سے منتقل ہوکر ماڈرن شوز سٹور کے سامنے شفٹ ہو گئی ہے
پروپرائیٹر: خالد محمود فون دوکان 212762 گھر 212305

خان نیم پلیٹس
سکرین پرنٹنگ،شیلڈز،گرافک ڈیزائننگ
ویکم فارمنگ،بلستر پیکنگ،فوٹو ID کارڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون:5150862-5123862
Email:knp_pk@yahoo.com